عیدی اور عید میری میں ڈاؤن لاک

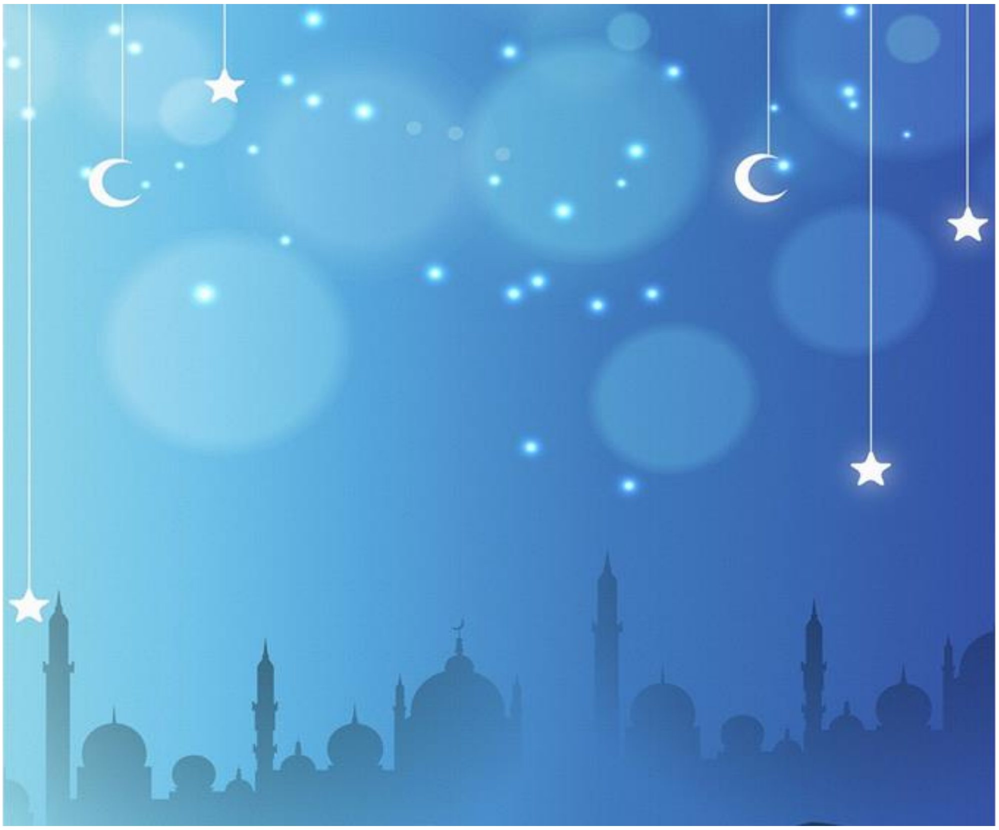

شروع رمضان ماہ کہ تھے ہی ہوئے ختم دن کے عدتّ میری ہے بات کی پہلے سال 19 قریباً
مجھے اور لائے تشریف صاحب صدر کے حلقہ ہمارے پہلے دن تین دو غالباً سے عید ۔ گیا ہو
مبارک عید مجھے کہ ہوئی خوش ۔ تھا ہوا لکھا مبارک عید پر جس گئے چلے کر دے لفافہ ایک
اپنی میری اور سے لحاظ کے وقت اُس میں اُس تو کھولا بعد کے دیر تھوڑی ہے ملا کارڈ کا
میں گھر میں وقت اُس گئی رہ کرحیران دیکھ رقم یہ میں ۔ تھی رقم معقول کافی سے لحاظ مالی
رہا نہیں شوہر میرا ہے ٹھیک کہ آیا بھی غصہ بہت پر صاحب صدر اور روئی خوب تھی اکیلی
اور دیں خیرات یا صدقہ مجھے اب آپ ہےکہ نہیں یہ گز ہر مطلب کا اس ہوں گئی ہو بیوہ ۔میں
اب کیا کہ رہی سوچتی میں اور رہے بہتے آنسو ،روئی بہت دلائیں۔ إحساس کا ہونے بیوہ
ہونے بیوہ ۔ کروں کیا کہ تھا رہا آ نہیں میں ۔سمجھ گی کرے ملا امداد یوں کر دیکھ بیوہ مجھے
ہوئے سسکتے پاکر قابو پرتھوڑا غصہ اور آنسوؤں اپنے خر آ تھا۔ رہا لے جان میری إحساس کا
نہیں مطلب یہ گز ہر کا ہونے بیوہ کہ کیا شکوہ میں لفظوں ہلکے اور کیا فون کو صاحب صدر
اور گئے گھبرا بچارے صاحب صدر ۔ جائیں کر دے خیرات صدقہ کر کہا رحم پر مجھ آپ کہ
گئے کر دے مجھے آپ کل جو یہ کہا نے ؟میں خیرات یا صدقہ سا ۔کون پوچھا کر ہو حیران
یہ ـــ خیرات نہ ہے صدقہ یہ بہن نصیب خوش میری کہا اور لگایا قہقہ سا ہلکا نے انہوں ۔ ہیں

آنسو ہوئی خوش کر سُن یہ ہے آئی عیدی لئے کے آپ سے طرف کی جماعت پیاری ہماری تو
گیا۔ ہو گہرا احساس غمگین کا ہونے نہ شوہر تھی باقی کسک کی دل مگر ہوئے خشک

ہوگئی سی عادت کی لینے عیدی رہی ملتی عیدی طرح اسی پر عیدالفطر مجھے سال ہر پھر
نئے اور لیا بدل مکان اپنا نے ہم پہلے دوسال کہ یوں پھرہوا ۔ گیا ہو کم بھی إحساس کا تنہائی
میں شائد اب تھا ہی اچھا سے لحاظ ایک یہ ۔ آئی نہیں عیدی مگر آئی الفطر گئے۔عید آ میں حلقہ
۔ تھی رہی نہیں بھی مستحق کی عیدی اس

معمول تھی عید سی اداس سے وجہ کی ڈاؤن لاک اور خوف ، وبا سنئے کا عید کی سال اس اب
اس ۔ تھی کرنی عید ہی میں گھروں اپنے اپنے نے سب جانا نہ آنا کوئی نہ تھی نہیں عید کی
تھے۔ رہے کر ہی لائن آن بچے بھی شاپنگ ، تھا رہا ہو نہیں اہتمام خاص سے وجہ

مبارک عید کو دوسرے ایک کرکے رابطہ کا فیملی پرساری (Zoom) زُوم کو شام نے بچوں
اسی ۔ تھے قریب بھی ہوکر دور دور ہم تھا رہا لگ اچھا بہت تھا۔ ہوا بنایا پروگرام کا کہنے
باہر کمرہ میرا گی۔ لوں مل سے سب بیٹھی میں کمرے اپنے میں گے لیں کہہ مبارک عید طرح
کس کہ بغیر دیکھے یہ اور ہوں لیتی ہی میں تو آئے پارسل کا کسی ہے ساتھ کے دروازہ کے
اب کیونکہ ہے آیا نام کے کس کہ نہیں دیکھا کبھی ہوں دیتی رکھ اندر کر اٹھا ہے نام کے
ایک کہ دیکھا نے میں کو شام پہلے دن ایک سے عید ہے آتا ہی کم پارسل کوئی تو لئے میرے
خوبصورت بہت ایک اور کھولا دروازہ کا کار نے صاحب ایک رُکی سامنے کے دروازے کار
بہو اپنی سے جلدی میں لگے۔ نے آ طرف کی گھر ہمارے کر لے باسکٹ فروٹ سجائی سجی
ہوگا بھیجا نے بھائی تمہارے ہے آیا گفٹ خوبصورت بہت لئے کے آپ جائیں کہ گئی پاس کے
ہے عیدی کی بھائی کے آپ گا لگے اچھا کو آپ نہیں کہا نے میں لیں۔ لے آپ کہا نے اُس ،
نے بہو میری ہیں؟ پر گھر بشیر صفیہ کیا لگے کہنے صاحب وہ تو گئی آگے جب بچاری وہ
کے صاحبہ صفیہ یہ بولے صاحب وہ تو گئی پر دروازہ میں جب دی آواز مجھے سے جلدی
خوبصورت ہی بہت ایک کر ہو سی شرمندہ نے میں ۔ ہوں صدر کا حلقہ اس میں ہے عیدی لئے
جب اور ہیں رہی لیتی خود آپ پارسل تمام لگی کہنے بہو میری اب ۔ کیا وصول تحفہ کا عیدی
کسی کے ذہن میرے کہ بتایا اُسے نے میں ۔ دیا بھیج آگے مجھے تو آیا گفٹ یا پارسل کا آپ
اور بڑا اتنا بھی وہ گا۔ آئے سے باہر کچھ بھی لئے میرے کہ تھا نہیں بھی میں کونے
بھی آنسو میں آنکھوں میری لیکن ہوئی بہت تو خوشی ملنےپر گفٹ لئے اپنے ۔ بھی خوبصورت
جن نکلیں دعائیں سے دل لئے کے آقا پیارے ہوا محسوس فخر پر جماعت پیاری اپنی ۔ تھے
نہیں بھی سوچا تھا نہیں بھی انتظار مجھے گو ہے پہنچتا کو تکمیل پایۂ کام ہر نگرانی زیر کی
ہے جماعت واحد کی دنیا یہ ۔ ملا مجھے گفٹ یہ سے طرف کی جماعت لئے اپنے اچانک تھا
اس سب ہم للہ الحمد ۔ ہے نکالتی سے فکروں ہے کرتی سامان کے خوشیوں کی لوگوں اپنے جو
ہماری اللہ ْ ہے جاتا بن دعا سانس ہر میرا کر سوچ سب یہ ہیں۔ حصہ کا جماعت پیاری

طویل فعال والی صحت کو قا آ پیارے اور مائے فر عطا ترقیاں چگنی رات دُگنی دن کو جماعت ، شفقت کی باپ ہے “ خلافت آتی سمجھ طرح اچھی مین بہت آ ثم مین آ ، فرمائے عطا زندگی دائم ، قائم پر سروں ہمارے ہمیشہ سایہ بھرا شفقت یہ کرے بھی” اللہ سایہ کا ماں خلافت اور کر رہ پیچھے کے ڈھال کی امام اپنے ہم فرمائے عطا توفیق بھی ہمیں تعالیٰ اللہ آمین۔ رہے۔ ۔آمین ہوں والے کرنے اطاعت

! ہاں

عیدی یہ نے میں جب ہیں بھی اب آنسو اور کی وصول عیدی پہلی جب تھے بھی تب آنسو !کی وصول

!تھا مختلف بار دونوں جذبہ مگر ، تھا رنگ ہی جیسا ایک کا آنسوؤں

عیدی اور عید میری میں ڈاؤن لاک تھی یہ